سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:08

رسول اللہ ﷺ کی شانِ نورانیت

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا آٹھواں عنوان

مرتب

مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج ا، ص ۴۰، دار لفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ نورانیت

مرتب : مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 27

اشاعت اوّل: ستمبر 2023 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ نورانیت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

نوٹ: اس بیان کی تیاری میں کچھ معاونت ڈاکٹر فیض احمد چشتی صاحب کی تحریر سے بھی لی گئی۔

اللہ تعالٰی نے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جہاں بے مثال بشر ہونے کا شرف عطا فرمایا وہیں حِسّی و معنوی نورانیت سے بھی نوازا۔ حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بشر بھی ہیں اور نور بھی یعنی نورانی بشر ہیں۔ ظاہِری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نور ہے۔ (رسالہ نور مع رسائل نعیمیہ، ص39)

سب سے پہلے نورِ محمدی کی تخلیق ہوئی

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سب سے پہلی تخلیق کے متعلّق سوال کیا تو حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود اپنی نورانیت کو یوں بیان فرمایا: اے جابر! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا

فرمایا۔(الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف، ص63، حدیث:18، مواھب لدنیہ، 1/ 36)

حضرت سیّدنا امام زینُ العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں آدم علیہ السَّلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں نور تھا۔(مواھب لدنیہ، 1/ 39)

حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت آدم علیہ السَّلام کو پیدا فرمایا تو ان کے بیٹوں کو باہم فضیلت دی۔ آپ علیہ السَّلام نے ان کی ایک دوسرے پر فضیلت ملاحظہ فرمائی۔(پھر حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:) آدم علیہ السَّلام نے سب سے آخر میں مجھے ایک بلند نور کی صورت میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب یہ کون ہے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارا بیٹا احمد ہے، یہ اوّل بھی ہے، آخر بھی ہے اور یہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔(دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/ 483)

نورانیتِ مصطفٰے بزبانِ اصحابِ مصطفٰے

صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے نبیِ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نورانیت کے جلووں کو دیکھا تو سب نے اپنے اپنے انداز میں اظہار کیا:

(1) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے

فرمایا: حضورانور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے کے مبارک دانتوں میں کُشادَگی تھی، جب آپ گفتگو فرماتے تو اُن میں سے نور دکھائی دیتا تھا۔(جامع صغیر، ص403، حدیث:6482)

شیخ الاسلام علّامہ عبدالرءوف مُناوی علیہ رحمۃاللہ الکافی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یہ نور محسوس ہوتا تھا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کُل ذاتِ شریفہ ظاہری وباطنی طور پر نور تھی حتّٰی کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے اصحاب میں سے جس کو چاہتے اُسے نور عطا فرماتے جیسا کہ حضرت سیّدنا طفیل بن عَمرو دَوسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عطا فرمایا۔(فیض القدیر، 5/93 ملخصاً)

(2) حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: بَوَقتِ سحر کھو جانے والی سوئی حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور کی روشنی کی کرن سے مل گئی۔(القول البدیع، ص302 ملخصاً)

(3) حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکراتے تو درودیوار روشن ہوجایا کرتے تھے۔(مصنف عبد الرزاق، 10/242، حدیث:20657 ملتقطاً)

نورانی بشریت

یاد رہے! نور اور بشر ایک دوسرے کی ضد نہیں کہ ایک جگہ جمع نہ ہو سکیں کیونکہ حضرت جبریل علیہ السّلام نوری مخلوق ہونے کے باوجود حضرت سیّدتنا بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے انسانی شکل میں جلوہ گر ہوئے تھے۔ جیسا کہ قراٰنِ حکیم میں ہے:

﴿فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا(۱۷)﴾ (پ16، مریم:17)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔"

نیز حضرت مَلَکُ الموت علیہ السّلام بشری صورت میں حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (بخاری، 1/450، حدیث:1339)

بزرگانِ دین کا عقیدہ

جلیل القدر مُفَسِّرین، مُحَدِّثِین، علمائے ربّانِیّین اور اولیائے کاملین نے بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور ہونے کو بیان فرمایا۔ جیسا کہ قراٰنِ مجید کی آیت:

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴾ (پ6،المآئدۃ:15)

(ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب) کے تحت

امام ابو جعفر محمد بن جَرِیر طَبَری (سالِ وفات 310ہجری)،
امام ابو محمد حسین بغوی (سالِ وفات 510ہجری)،
امام فخر الدین رازی (سالِ وفات 606ہجری)،
امام ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بَیضاوی (سالِ وفات 685ہجری)،
علّامہ ابو البرکات عبد اللہ نَسَفی (سالِ وفات 710ہجری)
علّامہ ابو الحسن علی بن محمد خازِن (سالِ وفات 741ہجری)،
امام جلال الدین سُیُوطی شافعی (سالِ وفات 911ہجری) رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین

سمیت کثیر مُفَسِّرین نے فرمایا کہ اس آیتِ طیبہ میں موجود لفظ **"نور"** سے مراد نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ بابرکات ہے۔ حضرت علامہ قاضی عِیاض مالکی (سالِ وفات 544ہجری) علیہ رحمۃ اللہ الہادِی فرماتے ہیں: **حضورِ انور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ سورج چاند کی روشنی میں زمین پر نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **نور ہیں**۔ (الشفاء، 1/ 368)

نورِ مصطفٰے غالب آگیا:

شارحِ بخاری، امام احمد بن محمد قَسطلانی (سالِ وفات 923ہجری) قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جب ہمارے **نبی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور کو

پیدا فرمایا تو اُسے حکم فرمایا کہ تمام انبیاکے نور کو دیکھے چنانچہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تمام انبیاکے نور کو ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور سے ڈھانپ دیا۔ انہوں نے عرض کی: مولیٰ! کس کے نور نے ہمیں ڈھانپ لیا؟ تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے فرمایا: ھٰذَا نُوْرُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ یعنی یہ عبداللہ کے بیٹے محمد (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا نور ہے۔ (المواھب اللدنیۃ، 1/33)

نورانیتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے متعلّق تفصیل جاننے کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کا رسالہ "صِلَاتُ الصَّفَاءِ فِیْ نُوْرِ الْمُصْطَفٰی" (فتاویٰ رضویہ، 30/657) اور حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنَّان کے رسائلِ نعیمیہ میں شامل "رسالہ نور" کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

تخلیق اول نورِ محمدی:

"وروی عبد الرزاق بسندہ عن جابر بن عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من

نورہ فجعل ذالک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذالک الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انس"

(زرقانی ج۱ص۴۹، الانوار المحمدیۃ ص۱۳، موھب)

عبد الرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سند سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے یہ خبر دیجیے کہ تمام چیزوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسے پیدا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا پھر وہ نور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جہاں بھی اسے منظور تھا سیر کرتا رہا، اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم اور نہ جنت اور نہ دوزخ اور نہ فرشتے اور نہ آسمان اور نہ زمین اور نہ سورج اور نہ چاند اور نہ جن اور نہ انسان تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور و بشر ہونا:

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ اسی مسئلہ پر دلیل قائم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر بشری ہے اور باطن نوری ہے۔

"کما قال ﷺ تنام عینی ولا ینام قلبی یعنی فیما یدل علی ان باطنہ ملکی وظاھرہ بشری"

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل جاگتا ہے۔ آپ کا ارشاد گرامی اس پر دلالت کر رہا ہے کہ آپ کا باطن ملکی (فرشتوں کی طرح نورانی) ہے اور آپ کا ظاہر بشری ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا ثبوت قرآن پاک سے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

(پ۶ سورۃ المائدۃ آیت ۱۵)

بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تین قول ملتے ہیں ایک عام مفسرین کا جنہوں نے نور سے مراد نبی کریم اور کتاب مبین سے مراد قرآن پاک لیا ہے دوسرا قول معتزلہ کا ہے جنہوں نے نور اور کتاب مبین سے مراد قرآن پاک لیا تیسرا قول محققین کا ہے جیسے علامہ آلوسی اور ملا علی قاری رحمہ اللہ

تعالیٰ انہوں نے نور اور کتاب مبین دونوں سے ہی مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیے ہیں۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قد جاء کم من اللہ نور عظیم وھو نور الانوار والنبی المختار ﷺ"

نور سے مراد نور عظیم ہے جو سب نوروں کا نور ہے۔یعنی تمام نوروں کا اصل ہے اور وہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

"والی ھذا ذھب قتادہ واختارہ الزجاج" یہی قول قتادہ کا ہے اور زجاج نے بھی اسی قول کو مختار قرار دیا ہے۔

"وقال الطیبی انہ اوفق لتکریر قولہ سبحانہ قد جاء کم بغیر عطف فعلق بہ اولا وصف الرسول والثانی وصف الکتاب"

علامہ طیّبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں نور سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی لینا زیادہ مناسب ہے کیونکہ پہلے "قَدۡ جَاءَ کُمۡ رَسُوۡلُنَا" ذکر کیا گیا ہے اور پھر بغیر حرف عطف کے "قَدۡ جَاءَ کُمۡ مِنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ" ذکر کیا گیا ہے تو پتہ چلتا

ہے کہ دونوں سے مراد ایک ہی ذات ہے اس لیے حرف عطف ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ مغائرت پر دلالت کرتا ہے۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”ولا یبعد عندی ان یراد بالنور والکتاب المبین النبی ﷺ والعطف علیہ کالعطف علی ما قالہ الجبائی ولا شک فی صحۃ اطلاق کل علیہ علیہ الصلوۃ والسلام“ میرے نزدیک یہ کوئی بعید بات نہیں کہ نور اور کتاب مبین دونوں سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اگر کوئی اعتراض کرے کہ عطف مغائرت کے لیے آتا ہے معطوف اور معطوف علیہ دونوں سے مراد ایک ذات کیسے؟ تو اس کا ہم بھی وہی جواب دیں گے جو جبائی نے دیا ہے کہ عنوان کی مغائرت کو مغائرت کے درجے میں رکھ کر عطف کو صحیح قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نور اور کتاب مبین دونوں کا اطلاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ (از روح المعانی پ٦)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دونوں کا اطلاق کیسے صحیح ہے؟ اس کا جواب ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے واضح ہو جاتا ہے آپ فرماتے ہیں:

"ای مانع من ان یجعل النعتان للرسول ﷺ فانه نور عظیم لکمال ظهوره بین الانوار وکتاب مبین حیث انه جامع لجمیع الاسرار ومظهر للاحکام والا حوال والا خبار"

(شرح شفاج ا ص ۴۲)

نور اور کتاب مبین دونوں صفتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنانے میں کون سا مانع موجود ہے؟ یعنی کوئی مانع نہیں؛ کیونکہ آپ نور عظیم ہیں اس لیے کہ سب نوروں سے آپ کا نور زیادہ ظاہر ہے۔ اور آپ کتاب مبین (روشن کتاب) ہیں کیونکہ آپ تمام اسرار کے جامع ہونے کی وجہ سے کتاب ہیں اور تمام احکام احوال اور اخبار کے ظاہر کرنے کی وجہ سے "مبین" ہیں۔

امام صاوی تفسیرِ صاوی جلد اول میں لکھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم کا نام اس آیت میں نور رکھا گیا ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم عقلوں کو روشن کرتے ہیں اور ان کو رشد کے لیے ہدائتیں دیتے ہیں اس لیئے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم ہر حسی اور معنوی نور

کی اصل ہیں۔

علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ مطالع المسرات صفحہ نمبر 220 پر لکھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کا نور حسی اور معنوی ظاہر ہے، آنکھوں اور عقلوں کے لیے چمکنے والا، بے شک اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم کا نام اس آیت میں نور رکھا ہے۔

امام مُلا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ شرح شفا شریف جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 114 میں لکھتے ہیں اور کون سی رکاوٹ ہے کہ اس آیت میں کہ دونوں نعتیں یعنی نور اور کتاب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کے لیے ہوں ۔بے شک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم نورِ عظیم ہیں بوجہ اپنے کمالِ ظہور کے انوار میں اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کتابِ مبین ہیں اس حیثیت سے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم جمیع اسرار کے جامع ہیں اور احکام واخبار کے مظہر ہیں۔

نورانیتِ مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کے متعلق ایک جگہ اللہ

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ، وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔

(سورۃ الاحزاب آیت 45,46)

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم بے شک ہم نے تجھے بھیجا حاضر وناظر بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور نور بانٹنے والا آفتاب بنا کر۔

عربی لغت میں سراج سے مراد سورج ہے اور منیر اسے مراد نور بانٹنے والا، یا نور تقسیم کرنے والا، جو لوگ سِرَاجًا مُّنِيْرًا کا ترجمہ کرتے ہیں روشن آفتاب وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عربی میں روشن کے لیے لفظ منور استعمال ہوتا ہے جبکہ منیر سے مراد نور تقسیم کرنے والا کے ہیں۔

اگر ہم قرآن پاک کے الفاظ سِرَاجًا مُّنِيْرًا کی گہرائی میں جا کر دیکھیں، تو ہمیں پتہ چلے گا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سورج کے لیے لفظ

استعمال کیا ہے وجعل فیھا سراج اور چاند کے لیے لفظ استعمال کیا ہے وقمرًا منیرًا۔ چونکہ سراج یعنی سورج کی حکمرانی دن کو ہوتی ہے یعنی وہ دن کو روشنی بکھیرتا ہے اور قمر یعنی چاند کی حکمرانی رات کو ہوتی ہے اور وہ رات کو روشنی تقسیم کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کے لیے یہ دونوں الفاظ یکجا کر دیئے اور سِرَاجًا مُّنِیْرًا ارشاد فرما کر یہ عیاں کر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کے نور کی ضیاپاشیاں دن کو بھی ہوتی ہیں اور رات کو بھی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کا نور روشنی بکھیرتا ہے۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـــٴُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔

(سورۃ توبہ آیت 33)

ترجمہ: کفار چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور (محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم) اپنے مونہوں سے (پھونکیں مار کر) بجھا دیں مگر اللہ انہیں ایسا نہیں کرنے دے گا وہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے۔

اس آیت میں بھی نور سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم

ہی ہیں حوالہ کے لیے کتابیں درج ہیں ۔ (تفسیر دُرِّ منشور جلد 3 صفحہ 231)(نسیم الریاض جلد 2 صفحہ 396) (مطالع المسرات، استناداً، صفحہ 104)(موضوعاتِ ملا علی قاری صفحہ 99)(زرقانی علی المواہب جلد 3 صفحہ 149، چشتی)

اللہ جل شانہٗ ایک اور مقام پر یہ ارشاد فرماتا ہے:

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔

(سورۃ الصف، آیت 8)

ترجمہ: چاہتے ہیں کافر لوگ کہ اللہ کے نور (حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم) کو اپنے مونہوں (کی پھونکوں) سے بجھا دیں اور اللہ کو تو اپنا نور پورا کرنا ہے اگرچہ کافر برا ہی منائیں۔

یہاں بھی نور سے مراد نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم ہی ہے ، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم اللہ کا نور ہیں۔ کافر یہ چاہتے تھے کہ

نعوز باللہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کو قتل کر دیں تاکہ اسلام کی شمع گل ہو جائے مگر اللہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کا محافظ و نگہبان ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر نور العرفان کے صفحہ نمبر 305 میں امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف موضوعاتِ کبیر کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ کہ ملا علی قاری نے موضوعاتِ کبیر کے آخر میں فرمایا کہ قرآن مجید میں ہر جگہ نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم ہیں۔ (نور العرفان از مفتی احمد یار خاں نعیمی صفحہ 305 ,882)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔

(سورہ النور آیت 35)

ترجمہ: اس کے نور) محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم) کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کے اندر ایک چراغ ہے جس کے اور ایک فانوس ہے وہ فانوس گویا ایک ستارے کی مانند ہے جو موتی کی طرح چمکتا ہوا روشن ہے جو جلتا ہے ایک برکت والے زیتون کے درخت مبارک کے تیل سے، جو نہ مشرق کا نہ مغرب کا، قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اُٹھے اگرچہ اس کو آگ نہ چھوئے، نور کے اوپر ایک اور نور ہے، اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے۔

اس آیت میں مثل نورہ اس کے نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم ہیں۔(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 403،)۔(تفسیر مظہری جلد 6 صفحہ 522،)۔(تفسیر دُرِ منشور، علامہ سیوطی جلد 5 صفحہ 48،)۔(شرح شمائل القاری جلد 1 صفحہ 47،)۔(اشعۃُ اللمعات جلد 1 صفحہ 725، جواہر البحار جلد 1 صفحہ 6،)۔(تفسیر خازن جلد 3 صفحہ 332،)۔(زرقانی علی المواہب جلد 6 صفحہ 238،)۔(تفسیر حقانی جلد 5 صفحہ 244،)۔(موضوعاتِ قاری صفحہ 99،)۔(شواہد النبوت صفحہ 3،)۔(تفسیر روح البیان جلد 4 صفحہ 141، چشتی)

امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۔

اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے حضرت کعب اور حضرت ابنِ جبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کے نور کی مثال نورِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم ہے۔ حضرت سہل تستری نے فرمایا اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ آسمان اور زمین والوں کا ہادی ہے اس کا نور، نورِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کی مثل جب کہ وہ پیٹھوں میں تھا طاق کی طرح ہے یعنی اس کے نور کی صفت اس طرح تھی اور مصباح سے مراد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کا قلب مبارک ہے، زجاجہ [فانوس] حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کا سینا ہے یعنی وہ چمکتا ہوا موتی روشن ستارہ ہے اس لیے کہ اس میں ایمان اور حکمت ہے۔ برکت والے درخت یعنی نورِ ابراہیم علیہ السّلام سے منور ہے نورِ ابراہیم علیہ السّلام کی مثال شجرہ مبارکہ سے بیان کی گئی ہے اور

قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے یعنی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کی نبوت کلام سے قبل اس تیل کی طرح خود بخود لوگوں کے لیے ظاہر ہو جائے ۔ (شفا شریف جلد1صفحہ 13)۔(شرح شفا القاری جلد1 صفحہ108)۔(زرقانی مواہب الدنیہ جلد6صفحہ238،چشتی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کی ذات اقدس نور ہے اللہ کریم نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کی نورانیت کو کبھی براہِ راست اور کبھی تشبیہ و استعارہ کے روپ میں قرآن مجید میں بیان کیا ہے۔ درج ذیل آیت میں نبی کرم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کے نور مقدس کو بطور استعارہ استعمال کیا ہے:

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی۔

ترجمہ: اس چمکتے ہوئے تارے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے النجم کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نجم سے مراد محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم ہیں ھوا کے معنی آپ صلی

اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کا انوار سے بھرا اور غیر اللہ سے منقطع کشادہ سینہ مبارک ہے۔ (شفا شریف جلد 1 صفحہ 28)(تفسیر روح البیان جلد 6 صفحہ 4)(تفسیر مظہری، جلد 9 صفحہ 103)(شرح زرقانی جلد 6 صفحہ 216)

اس آیت مقدسہ میں نجم سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم ہیں، ستارہ آسمان کا نور اور اس کی زینت ہوتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم زمین کا نور اور اس کی زینت ہیں۔ جن مفسرین کرام نے نجم سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کی ذات مبارکہ کو لیا ہے ، ان کا حوالہ پیش خدمت ہے۔ (تفسیر خازن، جلد 4 صفحہ 190)(تفسیر صاوی جلد 4 صفحہ 114)(تفسیر خزائن العرفان صفحہ 625، چشتی)

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ، وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ، النَّجْمُ الثَّاقِبُ۔

(سورۃ طارق)

ترجمہ: آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی قسم، اور کچھ تم نے جانا رات کو آنے والا کیا ہے، خوب چمکتا ہوا تارا ہے۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ ان النجم ھنا ایضاً محمد۔ یعنی نجم سے مراد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم ہیں ۔ (شفا شریف، جلد 1 صفحہ 30)(نسیم الریاض جلد 1 صفحہ 215)

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا ، وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۔ (سورۃ الشمس)

ترجمہ: سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے۔

اس آیت میں شمس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کا دل انور ہے اور ضحی سے مراد نور نبوت کی روشنی ہے، اور قمر سے مراد مرشد کامل ہے۔ بعض تفاسیر میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کے چہرہ انور کو ضحی کہا گیا ہے اور لیل سے مراد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کی زلفیں، ضحی وہ وقت ہوتا ہے جب سورج اپنی پوری آب و تاب سے آسمان پر جلوہ گر ہوتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم چونکہ منبع انوار ہیں اس لئے ضحی کا وقت وہ ہوتا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلّم کے چہرہ انور کی روشنی سے پورا عالم منور ہوتا ہے، حضرت شاہ عبد

العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: شمس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کا دل مبارک ہے، ضحی سے مراد آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کے نور نبوت کی روشنی ہے اور قمر سے مراد مرشد کامل ہوتا ہے، جو پیغمبر کے نقش قدم پر ہوتا ہے جس طرح چاند سورج کی پیروی کرتا ہے یعنی سورج کے بعد طلوع ہوتا ہے اس طرح مرشد کامل حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم کے بعد چاند کی مانند حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم سے روشنی لے کر تقسیم کرتا ہے۔ (تفسیر عزیزی پارہ نمبر30 صفحہ نمبر188، چشتی)

حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کی ولادت کے وقت ایسا نور ظاہر ہوا جس نے جملہ عالم مشرق و مغرب کو منور کر دیا۔ بصریٰ وروم وشام کے محلات نظر آ گئے۔ فاطمہ بنت عبد اللہ بھی اس وقت موجود تھیں انہوں نے دیکھا کہ ہمارا گھر آپ کے نور سے معمور ہو گیا۔ (مواہب الدنیا مدارج النبوت جلد2 صفحہ 14)

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

کتاب کے ساتھ ملنے والے 50 تحقیقی کورسز کی فہرست

(1). مصنف و محقق بننے والوں کے لیے سیکھنے کی 56 اہم باتیں

(2). اصناف واسالیب تحریر کورس

(3). لکھنے سے پہلے سیکھنے والے 20 اہم کام

(4). مضمون نویسی و تخریج کورس

(5). مائیکرو سافٹ ورڈ کورس (کمپوزنگ سے پرنٹنگ تک تمام مراحل)

(6). المکتبۃ الشاملۃ (کمپیوٹر اینڈ موبائل، مکمل انسٹالیشن واستعمال)

(7). "المکتبۃ الشاملۃ سے تحریر و تصنیف کے آئیڈیاز"

(8). "تحریر و تصنیف کی منصوبہ بندی"

(9). فن تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے کے 12 پروفیشنل طریقے)

(10). تحریر و تصنیف میں معاون ٹیکنالوجی کورس

(11). سیرت نگاری کے میدانات ورجحانات اور سیرت کے 600 عنوانات مع خاکہ

(12). اربعین نویسی کورس (150 سے زائد اربعینات مرتب کرنے کا آسان طریقہ)

(13). کتابوں، پی ڈی ایف، مخطوطہ جات اور یونیکوڈ کی تلاش

(14). فن حاشیہ نگاری و تحقیق و تخریج کورس (ایک کتاب کی تخریج کا پریکٹیکل)

(15). مقالہ نگاری کورس (انتخابِ عنوان سے تکمیل مقالہ تک کی تفصیلی تربیت)

(16). تیس روزہ فہم و تدبر قرآن پریکٹیکل کورس

(17). فہم و تدبر حدیث کورس

(18). فنّ اشاریہ سازی کورس مع اشاریہ بنانے کی تفصیلی تربیت

(19). تحقیق و تصنیف میں معاون ضروری انسٹالیشن

(20). اہل مدارس کی مستقبل کی پلاننگ

(21). درسِ قرآن کیسے اور کہاں سے دیں؟ 13 طریقے مع مواد

(22). فنّ تخلیق موضوع

(23). مضمون / کتاب کیسے لکھیں؟

(24). فنّ کتابیات

(25). مختلف علوم و فنون میں کتابیں لکھنے کے منصوبے

(26). علمی و تکنیکی نشست

(27). مقالات و مضامین کی خاکہ سازی (ابواب و فصول بنانا)

(28). مصادرِ علومِ اسلامیہ

(29). علومِ اسلامیہ میں مضمون نگاری

(30). "مطالعہ" کے مفید طریقے اور اہداف مع تحقیقی منصوبے

(31). بلاگنگ اینڈ آرٹیکل رائٹنگ کورس

(32). موبائل میں تحقیق و تصنیف کیسے کریں؟

(33). موسوعات و انسائیکلوپیڈیاز، تعارف اور بنانے کے طریقے

(34). تحریری کاموں پر فری مشاورتی نشست

(35). رائٹنگ پلاننگ کورس

(36). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(37). فن اختصار سازی اور اس کے 125 اہم منصوبے مع پریکٹیکل ٹریننگ

(38). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(39). درسِ سیرت کیسے دیں؟ مع سیرت نگاری وقت کی اہم ضرورت

(40). فقہ حنفی تعارف و دفاعِ امامِ اعظم (موسوعات، کتابیات اور اہم منصوبے)

(41). مبادیاتِ سیرت مع سیرت نگاری کا آغاز و ارتقاء

(42). "مصادر سیرت کورس"

(43). "فن تخلیق عنوانات سیرت کورس"

(44). ”عقیدہ ختم نبوت اور تحقیقی منصوبے“

(45). ”مطالعہ سیرت کے لیے معاون کتب“

(46). ”کتابیات سیرت کورس“

(47). ”مقاصد تصانیف مع 1521 مجوزہ عنواناتِ سیرت“

(48). ”کتب و مقالاتِ سیرت کا حصول“

(49). ”تحقیق و تصنیف کیسے سیکھیں؟“

(50). ”مناہج تحقیق کی آسان تفہیم“